

دافع الاولیاء فی محل خیر الانام

نسخہ شفا سے اس مقام مجموعہ نافع اہل اسلام کے لئے تیار کیا گیا
 ذکر شفیع یوم القیام حدیث کا یہی بیان میلاد بکرت نظام
 جسکو جامعہ

فضل اکمل عالم عامل مولانا مولوی محمد محمد شفیع صاحب بیرون
 واسطے ثابت کرنے احکام متعلقہ میلاد و خیر العباد و مثل اجتماع
 معین و زینت محل توقیم شیرینی و اطعام طعام و قیام ^{تطہیر}
 و تطیب عطر و گلاب و لوبان و پھول و بیان و لادت
 و رضاعت و معجزات و بساط فرش چوکی یا منبر و روشنی وغیرہ
 آرائش مجلس کے تصنیف فرمایا اور منکرین کے زنگ شکوک کو آؤ آن
 و حدیث کے حقیق سے صاف کر کے ہر بات کو مثال آئینہ کر چکا

مطبع فنی علی حسین مطبوعہ

التماس

نیا دست کی دوکان میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور کتب بھی اوسکی حسب الطلب ہر ایک شائق کو مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے شائقین پورے پورے حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں۔ قیمت بھی بہت ارزان ہے۔ مناسب معلوم ہو اگر کٹیل بیچ کے دو دنوں میں جو کچھ چاہیں ملے۔ میلاد شریف انحضرت و نیز مسائل دینیہ درج ذیل کیجا میں ملے۔
المشتہر حافظ عبدالستار خان۔ تاجر کتب۔ لکھنؤ چوک

| | |
|---|---|
| <p>صحیح صحیح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف جناب سیدی عثمانیہ احمد رضا رحمہ زیور ایمان تصنیف مولوی نور علی سونی تہی پوری پوری عورتوں کی زبان میں یہ مولود شریف زبان مستہ۔ محاورہ پاکیزہ۔ لائق دید۔ ناصر العاشقین۔ مع سوانح نامہ نظم۔ دیگر غزل و غزلیہ گلزار الفت۔ مطبوعہ مطبع نظامی چھاپہ عمدہ۔ دیوان لطف۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی دیوان قطبی اردو۔ انحضرت کی نفی میں نہایت دیوان متین۔ یہ بھی سون قبول کی نفی میں گل رعنا۔ ایضاً۔ چھاپہ عمدہ۔ قصائد متنا فارسی۔ ایضاً۔ مولود شریف بہاریہ نظم تصنیف مولوی کفایت علی صاحب جو مہا پاکیزہ نظم۔ دیگر سارے قیمت دوازہ محاسن۔ اس میں بارہ روز کا بیان ولادہ ہوا دل تاریخ سے آخر تک ملے۔ جذب القلوب اردو۔ تاریخ دینیہ طیبہ</p> | <p>مولود شریف بزرگ عربی مع ترجمہ اردو نہایت عمدہ صحیح خوش خط چھاپہ صاف نظم و نثر۔ مولود شریف جدید۔ تصنیف جناب احمد رضا سونی چھاپہ عمدہ۔ نظم و نثر۔ قابل دید۔ مولود شریف شہید۔ جلی خوش خط تصنیف غلام امام شہید صاحب۔ نظم و نثر۔ قابل دید۔ مولود شریف بہاریہ۔ تصنیف مولوی محمد کفایت علی صاحب مع سارے دیگر نظم مطبوعہ نظامی خدا کی رحمت۔ تصنیف مولوی محمد شاہ سلامت اللہ صاحب جو مہا پاکیزہ۔ کحل البصر نظم و نثر تصنیف عاشق علی صاحب بہار حیات تصنیف خلیفہ مولوی فاطمہ محمد عبد السمیع نظم و نثر۔ راحت القلوب مولود محبوبیہ اسم با اسمی کتاب مصنفہ عالم عارف افضل کا خان مولانا حافظ عبد السمیع صاحب بید کی تصنیف جو کچھ سہو عالم و جذبات انہی کی خوش خط تاریخ حبیب کہ اس کتاب میں نہایت عمدہ حالات</p> |
|---|---|

۴۵۱
فَوْضِیَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
الْمُؤْمِنِينَ

الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما فيها من الخير والشر

دافع الالام
مخلف الانام

من ايت عالم ازل محقق كمال شمس و قمر و نجوم و اجرام و سائر اشیاء

بسطه منتهى على حسن و ارفق الخلق



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر کے مالک کا شکر پڑھ کے درود
 مومنویان ادب سے آؤ تم ملے
 ذکر خیر اور ملے کی محفل ہے ملے
 محفل اوس شاہ ذی ششم کی ہے ملے
 پھیلا آفاق میں ہے جسکا نوٹ ملے
 ہو گی جسے نجات عالم کی ملے
 جسکو سب انبیاء نے مانا ہے ملے
 جہاں یہ ذکر خیر پاتے ہیں ملے
 پڑھتے کثرت سے ہیں دردِ سہمیں ملے
 عشق اور جنکو ذکر حضرت سے ملے
 کرتا ہوں ذکر محفل مولود ملے
 عطر خلعت بسا کے لاؤ تم ملے
 مولید مصطفیٰ کی محفل ہے ملے
 محفل اوس شافع اُمم کی ہے ملے
 اوسی نورِ خدا کا ہے مذکور ملے
 ہو خوشی اُونکے خیر مقدم کی ملے
 اُونکے مولد کا شادیاں ملے
 لے کے رحمت فرشتے آتے ہیں ملے
 کیون نہ رحمت کا ہو دردِ سہمیں ملے
 دوڑے آتے ہیں یاں مجتہد ملے

آؤ آداب سے مسلما نوٹ
وصف حضرت کا جانک دل سے

شان اپنے نبی کی چپا نوٹ
سنو اگر زبان بیدل سے

اثبات ذکر ولادت شریف از قرآن حدیث

یہ بیان مصطفیٰ سے ثابت ہے
آپ نے ذکر اپنے مولد کا نہ

خاص خیر الوری سے ثابت ہے
خود صحابہ میں شرح فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ أَدَمَ لَمُنْجِدٍ لِي فِي طِينَتِهِ وَسَاخِرٌ لِي بِكَأْوَلِ
أَمْرِي دَعَاةُ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى وَسُرُوءَا أُمِّي النَّبِيَّةِ لَأَنْتَ
حَاشِي وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نَوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ السَّامِ
سَرَادَاةُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَبَنُ جَبَانٍ
ذَكَرَهُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي مَوَاهِبِ الدُّنْيَا

قسطلانی نے یوں کیا ترجمہ
حقّی نہ جب روح تن میں آدم کے
ای صحابہ تمھیں خبر دو نہیں
میں وہی ہوں دعا ابراہیم
وہی عیسیٰ کی میں بشارت ہوں
جب ہوا میں باذن حق پیدا

کہ یہ فرماتے ہیں رسول کریم
مجھ کو ختم الرسل لکھا تب سے
حال اول کا کھولت ہوں
جبکی قرآن میں ہے خبر ترجمہ
وہی احمد میں ذی شرافت ہوں
عجب ایک جلوہ نور کا پھیلا

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

روشنی ہو گئی تمام اوس سے

دیکھو ذکرِ ولادتِ مقبول

اسکے اوی ہین یہ ولی الایضا

اور دانا سے علم ربانے

ایسے ایسے محدثین فحول

اب ذرا پڑھ کے تم کلام اللہ

آپ فرماتا ہو خدا کے کریم

ہوئی روشن قصورِ شام اوس سے

خاص خیرِ لوری سے پہ منقول

ابنِ حبیبان و حاکم و بزار

احمد و بیہقی و طبرانی

کرتے ہین اس حدیث کو منقول

دیکھو اپنے نبی کا شوکت و جاہ

خاص قرآن میں یہ ذکرِ عظیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

یعنی احمد ہوا جو پیدا ہے

دوسری جا وہ خدا سے غفور

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ

تم میں آیا ہو یہ رسول کریم

الغرض ایسی ہین بہت امثال

ہم جو کرتے ہین محفلِ میلاد

یعنی دنیا میں آپ یوں آئے

آپ کے ساتھ آیا ایسا نور

دیکھو انصاف کر کے ایمان سے

جسکا ماخذ کتاب و سنت ہو

مومنوں کے لیے رُفِ رحیم

آیا قرآن میں جا بجا یہ حال

اوس سے ہو بس ہی ہماری لڑائی

آپ تشریف اس طرح لائے

ہو گیا نور سے جہان معمور

ہو یہ ثابت حدیث و قرآن سے

کہو کیونکر وہ ذکرِ بدعت ہو

آیت رک

سورہ بقرہ

آیت ۱۷۴

آیت ۱۷۵

آیت ۱۷۶

آیت ۱۷۷

آیت ۱۷۸

آیت ۱۷۹

آیت ۱۸۰

آیت ۱۸۱

آیت ۱۸۲

آیت ۱۸۳

آیت ۱۸۴

آیت ۱۸۵

آیت ۱۸۶

آیت ۱۸۷

آیت ۱۸۸

آیت ۱۸۹

فائدہ اگر کوئی یہ کہے کہ اصلیت اس فکر کی بلاشک ثابت ہوئی
ان دلائل سے اور نیز اس دلیل سے کہ حضرت کا پیدا ہونا البتہ بر نعمت
ہو اور نعمت کا شکر کرنا اور ذکر کرنا قرآن سے ثابت ہے وَاذْكُرُوا
نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اوردوسری جگہ ارشاد ہوا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن ہم نہیں جانتے کہ قیود بالائی محفل میلاد کی کہاں
نکالی ہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ ان سب چیزوں کی اصل قرآن میں ہی ہوئی
محفل اور تقسیم شیرینی کی منع نہونے پر یہ آیت صریح دلیل ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ
مَرْئِيَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الْمَرْئِقِ اس آیت
کرنیہ کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ تحمل اور زیبائش کرنا اور طیبیات رزق
یعنی عمدہ کھانے کی چیز خود کھانا دوسرے کو کھلانا کسی وقت میں حرام نہیں
لیکن ہر وقت کو کوئی شخص یہ امور نہیں کر سکتا البتہ مواقع فرحت و
سرور میں کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مقدم شریعت بہتر
کو بسا فرحت و سرور کا موقع ہو گا تو کوئی اسحق صاحبانہ مسائل صفحہ ۱۲۱
لکھتے ہیں فی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ور دیگر اہمیت انہ بھلا اگر ایسے موقع فرحت و سرور میں تحمل کرنی اور طیبیات
رزق کے استعمال کرنے کو کوئی شخص حرام کہے کس قدر جرات کرتا ہے کہ جبکو
اللہ تعالیٰ حرام نہیں کیا وہ حرام کرتا ہو وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ
الْكَذِبَ صاحب دستخط نے مسائل شتی میں دلیل کڑی ہے اس آیت

اور کہا ہو کہ مستحب ہو تمہیں یعنی زیبا تسبیح اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے نیت کو
انجو کلام سے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَتَ اللَّهِ اور فتاویٰ عالمگیریہ کی جلد چہارم
باب الزینۃ میں مرقوم ہے وَ يَجُوزُ لِلنَّاسِ أَنْ يَبْسُطُوا فِي بَيْتِهِمْ مَا شَاءُوا
مِنَ الثِّيَابِ الْمُتَّخِذَةِ مِنَ الصُّوفِ وَالْقُطُنِ الْمَصْبُوغَةِ وَعَنْيَرِهَا
وَالْمُنَقَّشَةِ وَغَيْرِهَا اور کہا امام نووی کے اوستا و حافظ ابو شامہ نے
مَا يَفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الْمَوْافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الصَّدَقَاتِ وَاتِّخَاذِ الزَّيْنَةِ وَالسُّرُورِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَ
مَا فِيهِ مِنَ الْإِحْسَانِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَعْظِيمِهِ فِي قَلْبٍ فَاعِلٍ ذَلِكَ وَشُكْرُ اللَّهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ مِنْ إِيجَادِ
سُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نیز جمع کرنا احباب کا
اور کھانا کھانا یا شیرینی بانٹنا اور محفل کا سجاوہ یا بفرحت و سرور کا سامان
ہو اور فرحت ساتھ حصولِ رحمتِ الہی کے کرنا قرآن شریف سے ثابت ہے
قُلْ لِيُفْضِلَ اللَّهُ وَرَحْمَتُهُ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خود رحمت ہیں اور آپ کا تشریف لانا دنیا میں رحمت ہی و مسرت
اَمْ سَلَمَاتِكَ اَلَا رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِينَ اور جبکہ آپ کا تشریف لانا اس عالم میں
اور پیدا ہونا رحمت ہوا اور موجب کمال عظمت ٹھہرا تو اس تشریف آوری
عظیم جانتا اور حسبِ وقت یہ ذکر آوے تب عظیم و آداب کھڑے ہو کر درود و سلام
میرج و مناقب پڑھنا اس میں عظیم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم

۱۔ پنج ثابت اہل ہے قال اللہ تعالیٰ وَتَعَزَّزُوا وَتَوَقَّرُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِهِ تَعَزَّزُوا أَيْ تَجَلَّلُوا وَقَالَ الْمُبَرِّدُ فِيهِ أَمْرٌ بِأَلْحَاؤِنِي تَعْظِيمُهُ وَفَرْحَتِي تَعَزُّزًا مِمَّنْ الْعَزَّكَذَ فِي الشِّقَاءِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۚ اور واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معظم شعار اللہ میں ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب حجتہ اللہ کی صفحہ ۷ مطبوعہ بریلی میں میضون تصریحاً فرموا ہوں اور منیہ کی شرح کبیرین باب ہم جلی نے لکھا ہے وَنَحْنُ أُمُرًا بِنْتَغْطِمْ الْآيَاتِ وَأَوْثِقَهُمْ اور شفاء عیاض میں ہے وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَقَّرَ وَيَأْخُذَ فِي هَيْئَتِهِ وَاجْتِلَالِهِ انھیں ملخصاً اور شک نہیں آسمین کہ قبم جو مروج ہو محفل مولد شریف میں آسمین تعظیم اور اجلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اسی واسطے صاحب تفسیر روح البیان نے سورہ فتح میں لکھا ہر مَنِ تَعْظِمُهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَمَلُ الْمُوَالِدِ النَّمِ اب اگر کوئی یہ کہے کہ واقعی ان سب امور کی صاہیت دین سے ثابت ہوگی یہ ہیئت کذا فی اور صورت مجموعی حضرت کی وقت بن تھی ہم کہتے ہیں کہ حسن کی اصلیت ثابت ہو وہ کسی ہیئت سباح کے لاحق ہو نہ ہو منع نہیں ہو سکتی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے رسالہ فتاویٰ کے مقدمہ میں اسکو تحقیق کیا

باب دوم در اثبات کہ بھی از نعم خدا تعالیٰ بر امتہ مصطفویہ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

پس معلوم ہوا کہ ہر امر جدید قبیح و ضلالت نہیں ہوتا ورنہ یہ مدسوسی
ہیئت کذائی یعنی گردآوری چندہ اور فقہ حدیث پڑانیوں کو بخود اختیار
کرنا اور تعیین کتب صریح و نحو و منطلق وغیرہ جو ہرگز یہ امور قرآن
مکرمہ سے باین صورت مجموعی تعلیم دین کے واسطے ثابت نہیں بالکل ضلالت
اور موجب عذاب ہوتے حاشا و کلام الرحمن اور تحقیق صحیح یہ ہوا کہ جو امر جدید
مخالف دین ہو یعنی اوس سے کوئی حکم کتاب سنتہ کا ٹوٹا ہو وہ بد ضلالت
ہو ورنہ محمود اور حسن ہے سیرت حلبی وغیرہ میں ہے قال الشافعی قدس سرہ
سِرُّهُ مَا أُحْدِثَ وَخَالَفَ كِتَابًا أَوْ سُنَّةً أَوْ اِجْمَاعًا أَوْ اَثَرًا فَهُوَ اِلِدَّةٌ
الضَّلَالَةِ وَمَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ
اِلِدَّةُ الْحَمْدِ وَدَعَا اَوْ اِحْيَا الْعُلُومَ كِي جلد دوسری صفحہ ۶۲ مطبوعہ
نولکشور میں ہے اِنَّمَا اِلْحْدُ دُرَيْدٌ عَدُوٌّ لِّاَعْمِ سُنَّةٍ مَّا مَوْزِلَهَا اَوْ رِي
بیان ہے علامہ عینی شارح بخاری اور ابوشکور سالمی اور شامی شارح
در مختار اور صاحب مجمع البحار وغیرہم جمہور ائمہ امت محمدیہ کا اور اجماع کیا
ہو اہل اسلام نے اس بات پر کہ جو امر جدید ایسا ہو کہ اوس میں خیر نہ ہو
بالا اتفاق جائز بلکہ مستحسن ہے چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب دین میں آئی
بصریح موجود ہے اور شیخ ابن حجر نے لکھا ہُوَ دَعْوُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ
لَكَ كَذَلِكَ يَعْنِي يَحْفَلُ كَرْنِي مولد شریف کی اسی قسم کے امور جدید ہوں گے
کہ جسکے جو اہل اتفاق ہے اور باتنی تحقیق بدعت کی درباب قیام نہ نہیں

بطور فائدہ کے مذکور ہوگی یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ان امور پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں یہ امور ایسے ہیں کہ یا خود ثابت ہو او نہ کا مسنون ہونا یا ایسے ہیں کہ نہیں ثابت منع ہونا او نہ کا شرعاً پس وہ بھی جائز و مباح ہیں بحقیقہ عدہ اصول کے جب کو شناسی اور ابن ہمام وغیرہ نے بیان کیا ہو اَلْمُخْتَارُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ مِنَ الشَّرَافِ عِثَّةٌ وَالْخَفِیَّةُ اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ الْاَبَاحَةُ علاوہ اس قاعدہ کے کچھ کچھ بیان اون امور کا جدا گانہ بھی مولف نے اشعار آئندہ میں بیان کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ راوہ اس عاجز کا یہ تھا کہ بعض باتیں جو اس مثنوی سے متعلق ہیں اونکو حاشیہ میں لکھی لیکن اس میں بعض خرابیاں معلوم ہوئیں ناگزیر مصلحت یہ ٹھہری کہ جس مقام پر کوئی فائدہ یا نقل عبارت سلف منظور ہو وہ اوسی مقام پر اشعار مثنوی کی ذیل میں عبارت نشر لکھ کر بطور فائدہ عین متن میں درج کیا جاوے

بعض کہتے ہیں مولد شریف مجمع میق نہنا منع ہے

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| یہ بیان کر گیا مجالس میں | کہو کیا عیب آگیا اسمین |
| سو منوں کا ہوا اجتماع حرام | یا ہو ذکر نبی میں نہ کو کلام |
| غیر ہو مومنوں کی جمعیت | ذکر حضرت ہو موجب رحمت |
| پڑھنا مجمع میں جانو سنت تم | ہو مشیر اس طرف سبب کرم |

بیان تقسیم شیرینی

دیکھنا نہیں بلکہ
اوی کو کیا ناکار
منہ اور جگر ہوگی
نہیں بلکہ ہر شے
ہیں اور جگر ہونا
ادھر اور جگر ہونا
زیادہ خوب ہیں اور
حسن چھین ہیں اور
کہ کہہ جاتے ہیں اور
عند القامع السید الیہ
عند القامع السید الیہ
جو عن فرق اور
کا اور فرق اور
ہیں علی اور فرق
پاک اور فرق اور
کا اور فرق اور
ہو کا اور فرق اور
نہیں اس فرق اور
جو فرق اور فرق اور
مجمع غامضی اور فرق اور

سب میں تقسیم اگر مٹھائی ہوئی

تم کو اس میں کیا پرائی ہوئی

کرتے ہیں یوں روایت اہل نہیں
وہ نبی جو خدا کے لئے محبوب نہ

رکعتا موس هر دوست شیرین
شهر و شیرینی او نکو مضمی مرغوب

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَبَّحَ الْحَمْدُ وَالْعُسْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ایسی محبوب چیز کا دینا

ہر ثوابِ عظیم کا لینا

ہر حدیث صحیح میں آیا

سید المسلمین نے فرمایا

مومنو تم عذاب سے بچ جاؤ

آ و ماخر ما بھی کرسی کو مصلو

اتَّقُوا النَّاسَ وَلَوْ بِشَيْءِ اللَّهِ

۶ و خرمی بن جب ہو ملتا غارت

کیون نہ شیرینی بائنا ہو غار

و اگر خوشبو مثل عطر و گل و لوبان

اور سناٹا ہے ماجر ا دیکھو یہ

منع کرتے ہیں لوگ خوشبو کو

جس سے روح اور دماغ ہوتا رہا

کھیل کے دل مثل مانع ہوتا مارہ

دستی خوشبو ہے نہ بہت انقاس

تیز کرتی ہو عقل ہوش و حواس

ہو حدیث صحیح میں مذکور ہے

تھے رسول خدا جلالتہ کی

كَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا اسْتَجْمَرَ بِالْأَوْقَةِ غَيْرَ مَطْرَأَةٍ وَكَافُو بِطِحْنَةٍ
مَعَ الْأَوْقَةِ قَالَ هَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَ وَالْمُسْلِمِ

و کچھ خوشبو لیں حضرت ہے اسکو محبوب رکھنا سنت ہے

ہن یہ فرماتے مصطفیٰ کہ ہمیں

فِي الْمُنْبَهَاتِ حَبِيبٌ إِلَى مَنْ دُنِيَاهُ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ
قَرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعٌ مِنْ مُسْنَنِ الْمُسْلِمِينَ
الْخَيْرَانِ وَالتَّعَطُّ وَالسَّوَالُ وَالزَّكَاةُ كَذِاقِ الشُّكُوَّةِ



وصف حضرت کا پڑھتے ہیں جبرائیل کیونکہ عطر و گلاب چھڑکا جائے

ذکر جن جیسے ہو پیسہ کا نام کیون نہو عطر مشک وغیرہ کا نام

اگر کوئی شخص اس محفل میں پہنچے آوے دنگر ناچا ہے

رحمہم گر کوئی پھول مجلس میں کیون عبث شور کرتے ہوں ہمیں

پھول رکھنے میں کیا برائی ہے رنگ و خوشبو ہی خوشنما ہی ہے

بوی خوش تھی پسند طبع رسول

گل نباتات کے بہار ہیں پھول باغ عقیقت کے یادگار ہیں پھول

ترندی کی حدیث پڑھو کیونکہ

مُحْصِل کو دیکھو کوئی روزگار ہے

اِذَا اَعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّثْمَانَ فَلَا يُرَدِّدْهُ فَإِنَّهُ خَذَرٌ مِنَ الْجَنَّةِ

حصہ سے جنت کی، ماویہ و امیر بنہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یا دیکھا یا دیکھا مجھ کو اس سے معلوم ہوا کہ جس نے رسول خدا کو بطور شرع و شریعت
یا بصیغہ مرو و سلام یا دیکھا اور ذکر کیا اُس نے خدا کا ذکر کیا اور ذکر اللہ ہر
جائز ہے خواہ کھڑے ہو کر کہیں خواہ بیٹھ کر کھال فا ذکر اللہ قیاماً و قعوداً اس
آیت سے صاف ثابت ہوا کہ کھڑے ہو کر بھی ذکر کر لیا ہو گا اللہ کی طرف سے
اختیار ہے اس لیے یہ ہمارا کھڑے ہو کر مرو و سلام پڑھنا کہ حسب تحقیق کتاب الشفا
ذکر اللہ میں داخل ہے اور آیت قرآنی یَعْبُدُهَا اس کو شامل ہو کر یہی طرح بدعت
نہیں ہو سکتا بدعت وہ ہے جس کے لیے کچھ بھی سند نہ ہو نہ صریحاً نہ اشارتاً اور یہ بھی
یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل و سی نی بات کو منع فرمایا
جس کو دین سے مخالفت ہو نہی بات کو منع نہیں فرمایا تجارتی اور سلم کی حدیث میں
و یحیو آپ فرماتے ہیں مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ نیز جس نے دین میں وہ
بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہیں بلکہ اس کی ضد اور مخالفت ہو وہ مرو و سلام اور
ہر نی بات نا پسند ہوتی تو آپ فرماتے مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا شَيْئاً فَهُوَ رَدٌّ اور
ہر کلام الیس میں کی قید نہ بڑھانے چنانچہ مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ جس کو نواب قطب الدین نے تصانیف
دہلوی نے تالیف کیا ہے اور مولوی اسحاق صاحب نے اس کو حروف فاحرہ کا ملاحظہ فرمایا
اس کے صفحہ ۵۷ مطبوعہ میرٹھ میں لکھا ہے کہ لفظ مالیس منہ میں اشارہ ہے کہ کھڑے
کہ نہ کھانا اُس چیز کا کہ مخالفت کتاب سنت کے نہ ہو نہ نہیں انتہی الیس میں جانتا ہے
کہ وہ محدثات مخالفت کتاب سنت کی قسم میں بعض فعلی ہیں اور بعض قولی اور بعض
اعتقادی اس واسطے آپ نے دوسری حدیث میں ایسا اشارہ کیا کہ لَمْ يَحْدِثْ بَدْعُهُ

ذکر اللہ کا ذکر
کتاب الشفا
اور یہ بھی ہے

یہ وہ ہے جس کے لیے کچھ بھی سند نہ ہو نہ صریحاً نہ اشارتاً

خرج رسول الله
مسلماً على
فقيهنا فقوال لا
تقوموا لما يقو
الا عاظم يوط
بقههم بجمع

وَمَنْ بَدَعَ ضَلَاةً يَلْعَنُ وَهَ اَحَدَاتٍ جُورٍ وَدَاوَالِيسِ نَسَاوِرِجَاتٍ
وین ہے وہ سب بدعت ہے خواہ فعلی ہو خواہ قولی خواہ اعتقادی ہو اور قسمی قسمی
کلی بدعتیں گمراہی میں بعض ناواقف یوں کہتے ہیں کہ ہر نئی بات خواہ مومن
وین کے خواہ مخالف وین کے ہو وہ سب منع ہے حاشا وکلا یہ بات نہیں جواز
امر جدید مخالف دین کے نہ ہو وہ ہرگز منع نہیں بلکہ اوپر وعدہ اجر اور ثواب کا
آپ نے ارشاد فرمایا ہے مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ
كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَكَانَ يَتَّقُ مِنْ اَجورِهُمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
جمع البحار کی جلد دوسری صفحہ ۱۴۷ اور شرح مسلم کی جلد ثانی صفحہ ۳۷۱
میں اس حدیث شریف کے معنی یہ لکھے ہیں کہ جس نے کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا
پھر اوپر عمل کیا گیا اوسکے بعد تو لکھا جاوے گا اوسکو ثواب اون سب عمل کنیوں کو
برابر اور انکے ثواب میں سے کچھ کاٹا جائیگا یعنی اونکو بھی ثواب پرملیگا اور وہ
طریقہ جو انسانی جاری کیا ہے وہ خواہ اوسیکانیا ایجاو کیا ہو خواہ ایجاو پہلا ہو
اوسکی طرف سے اجر اور وہ طریقہ خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ کوئی دین اور عبارت
شرح مسلم کی یہ ہے كَانَ ذَٰلِكَ تَعْلِيْمٌ عَلِيمٌ اَوْ عِبَادَةٌ اَوْ اَدَبٌ نَتَجَىٰ اِنْ بَرَكُوا
تحقیق سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص نئی بات قسم آداب سے نکالے اور جاری
کرے اوسکو ثواب ملیگا اب سمجھنا چاہیے کہ امت کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنی
وآن شریف سے ثابت ہے چنانچہ فائدہ سابقہ میں گذرچکا اور حکم خدا کا ہے کہ جس طرح
ہو سکے تعظیم رسول کجیے اور فقہا زیارت مدینہ میں کہتے ہیں مَنْ مَرَّ بِمَكَانٍ اَوْ خَلَّ فِيْ الْاَدَبِ

جور ۲۲
معرور

وَالْجَلَالِ كَانَ حَسَنًا كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ مَعْنَى حُرُكَاتِ اَوْ سَكَاتِ
 مِینِ اَوْ بِرِزْکِی رَسُوْلِ کِی سَخْلے وَہ سَب اچھی اَوْ حَسَن مِینِ تہی اِس سَخْلے
 کِی تَعْظِیْم اَوْ اَوَابِ سُوْلِ مَطْلُوْبے شَرْعاً پَس یہ قِیَام اگرچہ بظاہر مَحْرُث اَوْ جَرِید ہے
 لَکِن سَمِیْن اُو سُوْتِی ہے ہُو جَوَابِ شَرَحِ مِینِ مَطْلُوْبے یعنی تَعْظِیْم سُوْلِ اب سَکِی تہی
 مَٹَاوُی جِطْرَحِ مَحْرُثِیْن اَوْ رَفْعَا لَکھتے ہِیْن کِی مِیْنَارِہ وَاوِی اَن کِی اگرچہ حَضْرَتِ
 وَقْتُ مِینِ تَہَا لَکِن سَمِیْن بَکَلْتِی ہے ہُو بَاتِ جَوَہْرَتِ کُو مَطْلُوْب تَہی یعنی خَبَرِ جَوَابِ اَوِی
 کِی وَقْتُ نَمَازِ کَا اِگِیَا سُو مِیْنَارِہ وِرْجُہ کِی اَوَانِ کُنْیے مِینِ مَقْصُوْدِ حَالِ ہُو تہا یہ اِیْلے مِیْنَارِہ
 جَاہِزِہ ہے اَوِی سَکِی اَوْ جَرِیدِہ یُوْنِیْسے کَچھ قِبَاہَتِ مِینِ سِطْرَحِ قِیَامِ کُو اَوْ جَرِیدِہ یُوْنِیْسے
 اِیْمِیْن بَکَلْتِی ہے تَعْظِیْمِ سُوْلِ کِی جَوَہْرَتِ شَرْعاً اَسُو اِسے سَکُو مَطْلُوْبِ بَعْدِ کُھَا
 یعنی سَیِّیَا اَوْ ضَلَالَتِ قَوَارِیْنِ اَسُو سِرْجِیْلِ ہے اَوِی ہُو جَوَہْرَتِ حَسَبِ
 اِس قِیَامِ کُو شَرِکِ کہتے ہِیْن یہی کِی سِطْرَحِ صَحیح مِینِ اِیْلے کِی شَرِکِ کِی سَیِّی
 عِلْمِ عَقَاوِیْنِ قِیَا دِیے گئے ہِیْن اَکَا شَرِکِ هُو اَثْبَاتِ الشَّرِکِ فِی الْاَوْھِیْتِ
 بَعْنِیْ وَجَوَابِ الْوُجُوْدِ کَمَا لِّلْجُوسِ اَوْ بَعْنِیْ اسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ کَمَا لِّلْعِبَادَةِ
 اَکَا صِنَامِ کَذَا فِی شَرَحِ الْعَقَاوِیْدِ لِّلنَّفْسِی اَوْ رَحَالَتِ قِیَامِ مِینِ نہ حَضْرَتِ کُو کوئی
 وَجِبِ الْوُجُوْدِ سَجَّھَتَا ہے نہ مَحْضُوْرِیْتِ جَانَا ہے اَوْ خُوْدِ قِیَامِ مِینِ فِی نَفْسِی عِبَادَتِ
 کِی مَوْجُوْدِ مِینِ اِیْلے کِی خَانِی کُھَا ہُو جَانَا بَغِیْرِ مِلْنِے کِی اَوِی شَرِے کِی شَرِیْفِ مِینِ عِبَادَتِ
 مِینِ قَوَارِیْ دِیَا گِیَا البتہ اگر کُھَا ہُو مِیْلَا اَرَادَہ تَعْظِیْم سے کُھَا ہُو اَوْ سُوْتِ اِیْمِ
 کِی تَعْظِیْم بَکَلْتِی ہے سُو وَہی اِیْمِیْنِ تَعْظِیْمِ کِی مَخْصُوصِ نَبَرَاتِ بَاغِیَا مِینِ اِیْمِیْنِ حَسَبِ شَرَحِ

کہیں غیہ میں درباب تحقیق فرض ہوئے قیام نماز کے لکھا ہے ان القیام وسیلة
 الی السجود والخروج والیسجد اصل بدلیل ان السجود شرعاً عبادة
 بدون القیام کما فی سجد التلاوة والقیام لم یشرع عبادة
 وحده وذلك لان السجود غاية التخصوع حتی الوسجد لغير الله
 ۱۰ یکفر بخلاف القیام اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ قیام للغير گزہر گزہر شرک
 نہیں اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر قیام شرک ہو تا تو ہر گز علماء دین رضوہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں اتھہ باندہ کر کھڑا ہونا جائز
 رکھتے حالانکہ حضرت محدث دہلوی نے جذب القلوب میں اور باعلی قاری نے
 ۱۱ درۃ المصیۃ میں لکھا ہے وقد ذکر الکرمانی انہ یضع یمینہ علی شمالہ کا صلوۃ
 اور اسی پر اجماع عمل ہے اسکے خلاف عمل نہیں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے
 ۱۲ و یقف کما یقف فی الصلوۃ ان تحقیقات سلف سے خوب روشن ہو گیا کہ قول
 مؤلف درباب قیام مولد صحیح ہے ۱۳ شرک آمین خدا کے ساتھ نہیں *
 اور نہ بدعت کا بیان پتا ہے کہیں * اب باقی رہی یہ بات کہ بعض آدمی
 کہا کرتے ہیں کہ صاحب تم محفل مولد شریف میں کھڑے ہوتے ہو کیون
 ۱۴ ہر جگہ جب نام حضرت کا آوے کھڑے نہیں ہوتے جواب اسکا یہ ہے کہ قیام ختم
 کرنا ہمارا خاص اس موقع میں اس مناسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی میں
 کہ آپ عالم میں تشریف لائے اور تشریف آوری کی تنظیم کو شرعاً مناسبت
 ہے قیام سے اور ہر دفعہ کے نام لینے میں یہ مناسبت نہیں دوسرے کے کہ

۱ تحقیق در قیام
 کرانی کے کرکے
 وضا اتھہ بابا
 بابین اتھہ بابا
 جیلد تارین
 کہتے ہیں ۱۲
 ۱۳ اور کھڑا ہونا
 جیلد تارین
 تارین ۱۴

آپ کا پیرا ہونا رحمت عام ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
 اور رحمت پر فرحت و سرور کرنا ثابت ہے قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ
 فَبَدَلْ لَكَ فَلْيَفْرَحُوا بِسِوَايَةِ ذِكْرِ بَشَارَتِ بِلَانِ عِزِّهِ وَلَا دُورِ شَرَفِ
 بِلَانِ شُكْرِ اَظْهَارِ فَرْحَتِ و سرور کے لیے قیام کرنا اور بات ہے اور جو ہی خواہی
 جا سکی کھڑا ہونا اور بات اور یہی وجہ ہے کہ جبوقت کوئی شخص روایت میلا و کو
 بطور کتب تو تاریخ مطالعہ کرے یا دوسرے کو تعلیم کرے یا بطریق اخبار خوانی
 پیکر سناوے یا درمیان کسی اور ذکر کے اتفاقاً اور بجایان کرے ان صورتوں میں
 قیام کا دستور نہیں اس لیے کہ یہاں مذکر اور سماع کا قصد صرف اطلاع حال
 نہ اظہار سرور اور جلسہ میلاد شریف موضوع ہے اس لیے کہ اس میں فرحت و سرور
 ہو کرے اور شکر کیا جاوے سنت انہی کا جو قرآن میں فرمایا ہے کہ ما تقدم من قول
 ابی شامس جبوقت اس جلسہ فرحت و سرور میں فرما کر اکی پیدش اور ظہور ہو جائے
 اور سوقت اظہار فرحت و سرور کیا جاتا ہے بخلاف اور مجالس کے کہ ان میں عیت جو نہیں
 اگر کوئی یہ کہے کہ دونوں جلسوں میں ذکر ایک ہے پھر نیت سرور فرحت سے جلسہ
 منعقد کرنے اور ذکر کرنے سے کیوں حکم بدل جاتا ہے ہم کہتے ہیں کہ نیت بدلنے سے حکم بدل
 جانا مسئلہ شرعی ہے قال علیہ السلام اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور یہی حدیث کہ سبب
 فقہاء کہتے ہیں کہ اگر کوئی حاجت غسل میں الحمد و عاونہ کی نیت سے پڑھے جائز ہے
 اگر قرات قرآن کی نیت سے پڑھے ممنوع ہے حالانکہ مذکور یہ ایک ہو چنانچہ شامی و حلی
 اور دفتخار وغیرہ میں مسئلہ موجود ہے پس سن کر میں بھی اگر اختلاف نیت سے حکم بدل جائے

۴
 کتب سناوے
 فضل اور
 رحمت آویز
 فضیلت
 و شرف

کیا اشکال ہے تیسرے یہ کہ اہل ایمان میں نام اور ذکر کا پکار و رتبہ
 رہتا ہے پھر اگر ہر آدمی قیام کرے تو وہ بدرجہ اعلیٰ پہنچے گا جیسے کہ
 اور حج معاف ہے مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي دِينِكُمْ مِنْ حَرَجٍ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْ مَسَّ
 وروین حکم دیتے ہیں کہ اگر مجلس میں چند بار حضرت کا نام مبارک اُسے تو صحیح
 یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ درود پڑھنا واجب ہوگا باقی ہر بار اگر درود پڑھے تو ہر
 مرتبہ واجب نہیں اس لیے کہ آپ کے نام کی بار بار یاد گاری اُمت پر واجب ہے واسطہ
 محافظت مسکن اور احکام شریعت کی پھر اگر واجب ہو جاوے ہر مرتبہ درود پڑھنا
 اسمیں بڑا حرج ہے یہ ترجمہ ہے عبارت شرح کبیر ابراہیم حلبی کا جو صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ
 دہلی میں موجود ہے پس یہ قاعدہ فقہ کا بھی مقتضی ہے اس بات کو کہ بار بار کا
 حرج معاف کیا جاوے اور محفل مولد شریف بہت قلیل ہوتی ہے ایک آدمی اس
 میں شاید ایک دو بار محفل کرتا ہوگا اور ذکر نام مبارک سال بھر میں لاکھوں
 کرتا ہے پس بار بار کا قیام البتہ موجب حرج ہے اور بعضے متعزز یہ بھی
 کہتے ہیں کہ حضرت خود حالت حیات میں قیام کو منع کیا ہے العبد وفات
 کے بعد جاری ہو یہ بھی بڑا مخالطہ ہے بھلا حضرت کس طرح منع فرماتے اور کس کام کو جو
 خود آپ سے روایت ہے یعنی آپ واسطہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قیام کرتے تھے
 چنانچہ مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۳۹۴ میں موجود ہے اور نیز آپ نے علیہ السلام
 کے واسطہ یا مائتین میں قیام کیا چنانچہ شرح مؤید ہے قافی مطبوعہ مصر کی جلد اول
 صفحہ ۱۰۱ میں موجود ہے اور نیز آپ نے اپنے باپ صاعی کے واسطہ قیام کیا چنانچہ

انسان العیون مشہور سیرت حلبی مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۱ میں موجود ہے اور
 صحابہ کی تعظیم کے واسطے قیام کرتے تھے فاذا قام قنما قیاما مشکوٰۃ کو صفحہ ۳۹۵
 اور حضرت فاطمہ بھی آپ کے واسطے قیام کرتی تھیں چنانچہ مشکوٰۃ کے صفحہ ۳۹۶
 اور نیز صحابہ کو اپنے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سر اس حد کے واسطے چنانچہ مشکوٰۃ کو صفحہ ۳۹۷
 میں موجود ہے بھلا باوجود موجود ہونے ہر قدر روایتوں کے کس طرح یقین ہو سکتا ہے کہ
 اپنے منع کیا ہو گا مان البتہ اپنے اوس قیام کو منع فرمایا ہے جو عجیب لوگ اپنے بادشاہوں کی
 تعظیم میں کھڑے رہتے تھے تصویر کس طرح محسوس حرکت اور بادشاہان کے کمال نحت و توجہ
 بیٹھے رہتے تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ کی تحفۃ اللہ مطبوعہ بریلی کے صفحہ ۳۸۰ میں مضمون
 مرقوم ہے اور شاہ صاحب صوفی نے قیام بی بی کو از روئے احادیث مسلم رکھا ہے پس
 یہ متاظر ان لوگوں کا سخت بیجا ہے اور نیز اسامہ بن شریک سیوہ سند قومی ولایت ہے کہ
 کھڑے ہوئے ہم و سطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا جسے آپ کے ہاتھ کو
 چنانچہ قسطلانی شرح بخاری جلد تاسع مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے در واضح
 کہ بعض علما اثبات قیام میں یوں تصریح کرتے ہیں اور وقت لاؤ
 شریف کے ملائکہ کھڑے ہوئے تھے چنانچہ شرف الانام تصنیف علامہ شیخ قاسم بخاری میں
 یہ ولایت موجود ہے اس لیے ہم جب یہ ذکر کرتے ہیں تو ان ملائکہ کے قیام کی شکل بیان کرتے
 ہیں کہ اس حدیث کے نزدیک شکل و صورت بنا دینا واقعہ مرید کا متعجب ہے چنانچہ بخاری
 کے صفحہ ۱۲۵ میں ولایت ہے کہ وہ جو وقت نزول رحی کے رسول اللہ صلعم جبریل کے ساتھ تھے
 قرآن پڑھتے تھے اور پڑھتے تھے ان کے بعد اس وقت یہ بات کرتے ہیں کہ ان کو ہمارے کس طرح

رسول خدا ہوتے تھے اور سید ابن حبیب نے خط ابن عباس کو سوائت میں لکھ کر بھیجا
 جب یہ حال دیکھ کر تے وہ بھی بغی سید اپنے بھائی کو بلا دیتے تھے پس جبکہ صحابہ و تابعین کو
 تمیز واقعہ مرید کے ثابت ہوئی تو ہم بھی ائمہ سیلاؤ میں قیام ملائکہ کی شکل بنا دیتے ہیں
 اور بعض اہل کشف قیام کی وجہ فرماتے ہیں کہ ضرر ہوتی ہے
 اس محفل میں روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم تعظیم دیتے ہیں اس کی مولف
 کہتا ہے کہ تم یہ جوئی بان نہیں لاسکتے اس لیے کہ ہم ارباب کشف و شہود میں نہیں جو
 مشاہدہ کر کے بیان کریں ہاں البتہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ شیخ جلال الدین سیوطی رح
 رسالہ انتباہ الاذکیاء فی حیات الانبیاء مطبوعہ مطبع جمالی کے صفحہ ۷۷ میں لکھا ہے کہ نظر
 اعمال مت میں اور مت کی برائیوں کے واسطے استغفار کرنا اور بیایات و برائیوں کی
 و عا کرنا اور اطراف زمین میں آمد و رفت کرنا برکت کے ساتھ اور جو کوئی نیک بندہ
 مر جاوے اس کے جنازے پر آیا حضرت کے بعض شغل میں عالم ربخ میں منجملہ اشغال
 کے چنانچہ ہمیں حدیثیں اور آثار وادارہ ہوتے ہیں انتہی اور اسی رسالہ کو صفحہ ۷۸ میں
 ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور خوش ہوتے ہیں مت کی
 عبادات سے اور انگلیں ہوتے ہیں نافرمانیوں سے اور اسی صفحہ میں ہے کہ انبیاء
 مر جانا صرف اتنا ہے کہ وہ ہماری نظر سے چھپ گئے اور وہ واقع میں زندہ
 موجود ہیں مثل فرشتوں کے کہ وہ موجود ہیں اور نظر نہیں آتے مگر جس ولی اللہ کو
 بطور کرامت خداوند کریم دکھلاوے وہ دیکھ لیتے ہیں انتہی کلام اس تحقیق سے
 معلوم ہوا کہ اگر کوئی اہل کشف حضرت کی زوج مبارک کو اس مجمع میں دیکھ لے

کچھ نہیں لیکن بعض وہ آدمی جو لیاقت مشاہدہ کی نہیں تھی وہ بھی ان
 اہل کشف کی پیروی اور اتباع میں اپنا عقیدہ ایسا ہی کہتے ہیں سو یہ عقیدہ
 بھی جس کیسکا ہے اسکا نام شرک نہیں رکھ سکتے اس واسطے کہ شرک کے معنی اور پرین
 ہو چکے وہ اس پر مطابق نہیں ہو سکتے اور نیز جب اونکایہ عقائد ہوں کہ روح مبارک
 ایک جلسہ خاص میں حاضر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ہر وقت حاضر ہے و انما خواہ
 ہم اسکو یاد کریں یا نہیں اسکو ذکر کریں یا نہیں اسکی شناخت کر سکیں یا نہیں
 تو خدا تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے اور روح مبارک کے حاضر ہونے میں کوئی فرق
 اور ایک صفت میں عباد و مجبور کو برابر نہیں کیا پھر یہ عقائد کس طرح شرک ہو
 اور اگر کہیں کہ حضرت کی روح کو غیب کی خبر اتنی دور سے کس طرح ہوتی ہے
 کہ فلاں نے مقام محفل ہے وہاں چلیے جواب یہ ہے کہ مولوی اس میں صاحب اسطرح
 مطبوعہ میرٹھ کی صفحہ ۷۷ میں لکھتے ہیں کہ روح مقدس حضرت غوث علیہ السلام
 اور خواجہ بہار الدین کی تیسرا صاحب نظام ہوتی اور ایک پہلے تیسرا صاحب
 دونوں ناموں نے توجہ قومی دینی تھی دیکھو تیسرا صاحب نام ولی ہیں تھے اور
 رستم دور دراز سے یعنی بخارا اور بغداد سے پاک و حسین ہیں اور توجہ قومی دینی اور
 کس طرح غیب کی خبر ہو گئی کہ ولی میں فلاں شخص تیسرا نام مرد روح ہو اور وہاں جا کر
 انکو اپنے فیض سے مشرف کریں جب انکو خبر ہو گئی حضرت کو خبر ہوا تو بہت مسرت
 اسلئے کہ اعمال متناہ پر پیش کئے جاتے ہیں اور محفل مولد شریف بھی ایک عمل
 امت کا اور ملائکہ آپ کو درود و سلام پہنچانے پر عین میں ہوا اس محفل میں

درو و بکشت ہوتا ہے اور آپ کی صفائے جن سب لیا بلکہ انبیاء سے فضل اور
 اعلیٰ ہے اور آپ اپنا فیض پہنچانا اپنی امت کو بجان و دل چاہتے ہیں اگر آپ کو
 محفل کی ہو گا کسی واسطے سے و ساطعہ مذکور سے اور آپ کی توجہ روحی اطراف کو
 ملتفت ہو جاوے اور آپ اپنی امتیون کو برکات سے مستفیض فرماوین کیا بیکہ آخرت و
 جلال الدین سیوطی و دیگر گذر چکی و زمین ان سیاتون کا ثبوت اور بعض متخص کہتے
 ہیں کہ کبھی ایک وقت میں چند مکان پر مولد شریف ہوتا ہے تو ایک ایک طرح
 سب جگہ حاضر ہوتی ہوگی جواب اسکا یہ ہے کہ جسم عنصری سیولانی کا حضور ہوتا
 آن میں چند مقام پر البتہ محال ہے لیکن نفس ناطقہ کا ابدان شالیہ میں چنانچہ
 ظاہر ہونا اور لطائف کا تجسم ہو کر ظاہر ہونا مسلم الثبوت ہے اگرچہ بہت علماء
 اور اولیاء اس مسئلہ کے قائل ہیں لیکن اس مقام پر نقل کیا جاتا ہے کلام عارف
 ربانی کا جو مولوی محمد اہل صاحب کے پیران میں یہی حضرت شیخ احمد مجتہد دہلوی
 جو ساتویں طبقہ میں انکے پر طریقت میں وہ اپنی مکتوبات مطبوعہ دہلی جلد ثانی
 صفحہ ۱۱۰ میں بیان فرماتے ہیں ہر گاہ جناب ابجدیہ سب از اقبین ت بود کہ
 مشکل مشکل گشتہ اعمال غریبہ وقوع آرزو رح کل اگر انقدر عطا فرمایند چل
 تعجب است و چه احتیاج بدن گیران قبیلہ است انچہ بعضے از اولیاء اہل نقل میکنند کہ در
 آن درکنہ متعددہ حاضر میکردند و افعال متبائنہ بوقوع می آرد اینچہ نیز لطیف
 ایشان تعجب را جابجا مختلفہ و مشکل مشکل متبائنہ میسوندہ اور اس عبارت کو کلمہ ستر
 کہتے ہیں میں میں مشکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال چنانچہ در پیش ہزار

اور جوہر اور کمال
 کہ مولوی اہل صاحب
 مولوی مریدین
 شیعہ صاحب سے
 اور در شاہ عبدالغنی
 صاحب سے اور وہ
 قضاہ دلی اہل صاحب
 سے اور وہ عبدالغنی
 منبری سے اور وہ
 ربانی شیخ احمد
 اہل ربانی سے
 اعلیٰ آخرہ آیت

اس آئینہ در را علیہ الصلوٰۃ والسلام بصورت مختلفہ در جواب می بینید و استفادہ از این آئینہ
 اینہی شکل صفات و لطائف اوست علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام بصورت ہر یک
 نشانی و همچنین مریدان از صورت نشانی پیران استفادہ می نمایند و حل مشکلات متفرقا
 و بکھو حضرت مجدد کے کلام سے کچھ بھی اسکا حال اور تشکیک تھا تو جوہ روحی
 علیہ السلام میں باقی نہیں رہتا اور حضرت مجدد کی شان عالی میں عیش
 سار کھنے اس عقیدہ کے کوئی بے ادب شرک غیرہ کی لفظ گستاخانہ نہیں کیا سکتا تھا
 نہیں اگر کوئی آدمی ہر طرح کا عقیدہ رکھیں اور لوگوں کیسے شرک اور جہمی کہا جاتا ہے
 اور اسے سلام اور مصافحہ ترک کیا جاتا ہے اور اس مقام پر ایک اور فائدہ یاد آیا
 وہ یہ ہے کہ بعض صاحبوں نے حضرت مجدد کی مکتوب ۲، ۳، ۴ جلد اول و دوم و نظم
 میضمون ثابت کیا ہے کہ وہ حضرت نفع محفل میلاد میں نعوذ باللہ شہا کیسیا تھا
 ہے کہ انھوں نے مولد شریف کریم الوان کو نہ شرک لکھا ہے بتدرع ملکہ طیر
 خاص پر انکار فرمایا ہے کہ محفل مولودین سماع کا ڈھنگ نہونے پاوے اسید ایسے
 اوس مکتوب میں لکھتے ہیں مبالغہ فقیر و منع بواسطہ مخالفت طریقت خود
 معلوم ہو چکا کہ یہ سنیہ قرب جوار میں محفل شل محفل سماع منعقد کی ہوگی اور وہ انکار
 فرماتے ہیں والا مطلق محفل کو جو خوش آوازی سے قصائد پڑھے جاویں اور غرض
 یعنی محبت رسول یا شکر حصول نعمت یا کشف بلیات غیرہ کے ایسے محفل منعقد کیا
 اوسکا انکار اذیکے کلام میں نہیں نکلتا دلیل اسکی یہ ہے کہ اوس مکتوبات کے مکتوب ۲، ۳
 جلد سوم میں خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو دربار استفادہ مسئلہ مولودین

کہتے ہیں مرقوم ہے دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود و نفس قرآن
 خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع
 تحریف و تغیر حروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تزیید صوت بہان
 بطریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر بہ ہیچے خوانند کہ
 تحریف و کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکور تحقق نگردد
 و از ہم بعض صحیح تجویز نماید چہ مانع است الی آخرہ جو شخص ان دونوں کتبوں کو
 جو جلد اول اور جلد سوم میں مندرج ہیں حرفاً حرفاً بنظر غور دیکھے گا اور نیز دوسرے
 کتابتیں انکی زینت سماع میں دیکھے گا او سپر مخفی نہ رہے گا کہ حضرت مجدد کو
 سماع سے سخت نفرت ہے اسہیں بھی یہی اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر ہم تھوڑا بھی سہا
 و نیکی تو یہ بوالہوس لوگ یعنی ناچ رگ بابجے کے مشتاق فتر رفتہ تمام لوگوں میں
 سماع ممنوع کی شلا تالی بجا یا اور نعمات کا رعایت کرنا اور قصوں سر و وغیرہ میں
 دخل کر دینیکے فرماتے ہیں قلیدہ لفیضی الی کثیر یعنی تھوڑی خصت بہت دور
 نوبت پہونچا پتی ہے ورنہ بغیر ان امور کے ہرگز بخیل شرعاً ممنوع نہیں چاہیگی
 اس عبارت منقولہ بالا میں گذر چکا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بغیر تحریف اور رعایت
 مقامات نغمہ بغیر تالی بجا نہ اور گنگری دگانے کے پڑ میں اسہیں کیا مانع ہے اور
 قصائد کے شروع و ختم اور وائیل پر غور نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم قاری ہر ایک
 ابتداء کرتے ہیں چند وقت کاٹ دیتے ہیں اور پڑھتا ہے ہم شیخے رہتے ہیں جب کتب
 پڑھتے لگتا ہے ہم بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اسوقت ہم اپنا بیٹھا رہنا کہ وہ بجا
 رہے

و مخالفت صحاب کی کرنا منافی آداب صحبت ہے مولف کتابا ہے اکی بھی کچھ اصل
 حدیث شریف اور نیز کلام سلف سے نکلتی ہے حدیث یہ ہے کہ صحابہ کہتے ہیں کہ
 آنحضرت مسجد میں مجھے حدیث کیا کرتے اور جب آب کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے
 ہو جیا کرتے اور کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے آپ گھر میں داخل ہو گئے جیسا کہ
 مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۲۹۵ میں ہے اور کلام سلف سے یہ سند روایت
 حجة الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی جلد ثانی کتاب آداب عین لکھتے ہیں
 الادب الخامس موافقة القوم فی القيام اذا قام واحد منهم فی وجد
 صادق من غیر ریاء و تکلف او قام باختيار من غیر اظهار وجد
 وقامت له الجماعة فلا بد من الموافقة فذلك من ادب الصبة
 خلاصہ یہ کہ قیام کر نیوالوں کی نیت اور وجوہ و دلائل میں البتہ اختلاف ہے
 لیکن قیام فی نفسہ بلا شبہ بڑے بڑے علماء اہل سنت کے نزدیک بالانفاق
 والاجماع جائز ہے اور ایک دو عالم غیر مشہور کی مخالفت جو اس وقت میں مانی گئی
 وہ مقبرہ بنین امام بزرگجی نے اپنے مولد شریف میں لکھا ہے کہ قیام کو بڑے بڑے
 صاحب روایت و ہوش جو اپنے وقت کے امام گئے جاتے تھے انھوں نے
 مستحسن فرمایا ہے اور عبارت او کی بلفظ یہ ہے وقد احسن القيام عند
 ذکر مولد الشریف امة ذو ورواية ورواية فطوبى لمن كان
 تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ سامیۃ و مرماط

شرع کے مفتیان ماہرین

لکھتے ہیں یہ قیام مستحسن

القرآن وفي المعالم في بيان كتابة بسم الله كان عمر بن عبد العزيز
يقول لكتابته طول الباء واطهر السنين وفرجوا بينهما وودوا
والميم تعظيما لكتاب الله عز وجل قلت فعلم منها ومن
الادلة الكثيرة غيرها ان عظمة الظاهر تدل على عظمة الباطن

گزینہ محفل کو ریجیہ زینت
نوش نبرہ نشا میا نہ ہو
ہے ہمارا خدائے پاک جمیل
حق نے ہم پر مباح زینت کی

کہنے لکے گی اس میں کیا عظمت
ایک پھٹا بوریا پورا ناہو
وہیچ الجمال ہی بے قیل
اور مانع یہ زجر و شدت کی

قوله تعالى قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده كذا في الدار المختار
یعنی کہہ ان سے تیرے پیغمبر
وے جو زینت کی خود خدا رخصت
خاص اس کے حبیب کی محفل

کہنے زینت حرام کی تھی
کیون نہ محفل کو دیوین ہنم زینت
رہے بنی زینت کیسے باغ و دل

فائدہ بعض کہتے ہیں کہ چنانچہ مانا کہ محفل فکر رسول کی مستحکم ہے
مستحب کیوں اسطرح ہنم زینت کرنی اور مجلس قرآن خوانی اور عطر کے لیے
محفل زیبائش کرنی اور شیرینی نشینی اسکی کیا وجہ ہے کہ
واجبات پر ترجیح ہے جو الہیہ کلمہ ہے
ہنم آتی دیکھو عیدین کی فکر کہ بعض کہنے زینت کی وجہ سے
سنت اور پانچون وقت کی نماز بالاتفاق والاجماع قطع ہے

عید کے واسطے حکم دیا جاتا ہے کہ غسل کریں اور عمدہ لباس پہنیں زیر پائش کریں
 خوجہ و لگاویں اظہار شہادت تہنیت کریں کہ ستمین تمکیر کہتے ہوئے جاویں
 ایک ستم سے جاویں اور دوسرے ستم سے واپس آویں اور صحبت کشیر کے شخص نہ پڑیں
 تنہا جائز نہیں اور بچکانہ جو فرض طعی الثبوت جسکا منکر کا فرسوا بلکہ بعض علماء کے نزدیک
 ایک وقت کا ترک نیوالا بھی کا فرسوا اسکے لیے کچھ بھی ستم نہیں اب اگر کوئی نادان
 یوں کہنے لگے کہ وجہ غلطی اور سنت کو فرض پر ترجیح دی اسکی نادانی ہے جسکی وجہ
 رفرسہم یہ ہے کہ صلوات خمسہ محض عبادت ہے اور روز عیدین دو بات ہیں باقی
 آدھے عبادت اور دوسرے اظہار فرحت شہر و وہ جو لوازم وائد بالائی ہیں وہ فرحت
 روز عید کے لیے ہیں نہ محض واسطے نماز کے سہی طرح محفل نماز یا قرآن خوانی یا عبادت
 اور محفل مولد شریفین و ولادت میں ایک عبادت یعنی شہار و آیات و معجزات وغیرہ کا
 دوسرے اظہار فرحت و شہر میں لوازم نیست اور محفل اور کھانا کھانا یا شہر نی یا شہر
 خوشبود وغیرہ کا استعمال کرنا یہ سب اظہار فرحت و شہر کے واسطے ہے نہ صرف عبادت
 قیصر پڑھنے کے واسطے اور اس وقت و شہر میں شکر ہے حضرت رب العالمین کا اسیا
 رسول حمہ للعالمین ہمارے لیے بھی جسکو فرمایا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
 وَكِتَابٌ فَلْيَتْلُوا عَلَيْهِ الْقُرْآنَ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ اِذْ يَنْتَظِرُكُمْ فِيهِمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ
 ب. بت ہوا کہ یہاں سامان تجمل اور زینت میں حکمت اور ہے کہ مجلس آخانی اور
 غلط وغیرہ میں نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حصول ایمان و نزول قرآن اور بخیرہ و بخیرہ
 تین بن اوکار و رکیون نہیں کرتے ہم کہتے ہیں کہ وہی سب نعمتیں ہیں لیکن یہ

تحقیق حسان
 کیا ہے اللہ کے
 نے اہل ایمان کو
 کہ چھوڑا نہیں
 کہتے رسول اللہ
 میں کا

آیہ

سب نعمتیں آپ کے وسیلہ سے حاصل ہوئیں اور اگر آپ تشریف لے جائیں تو انہیں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور یہ کہ اگر حضرت پید ہوئے تو نہ آسمان ہوتا نہ زمین اور نہ قائم کیا جاتا تو اب رہ نہ پید ہوتے و علیہ السلام چنانچہ یہ روایتیں مولانا ابنہ اور اسکی شرح اور سیرت حلبی میں موجود ہیں پس حضرت کے پید ہونے کا سرور اور فرحت کرنا گو یا سب چیزوں کا فرحت اور سرور ہے

چوکی یا منبر کا بچھانا اور استہام کرنا

جہلا طعن دیتے ہیں اکشر
لو سنو حال امام مالک کا
مجتہد تھا وہ مرد وانا دل
جب روایت حدیث فرماتے
غسل کرتے محدثوں کے ریس
باندھتے اک عمامہ زیب
آتے خوشبو لگا کے پھر ہر
ایک چوکی بچھائی جاتی تھی
بیٹھ کر اس پر شان و شوکت
درس جتنک حدیث فرماتے
پوچھا اک شخص نے کہ مولانا
پڑھتے مولود کیوں ہیں منبر پر
راہ عشق نبی کے سالک کا
اور خیر القرون میں شامل
غسل خانے میں اولا جاتے
اور پہنتے لباس پاک و نفیس
طیلسان اوڑھتے تھے اور روا
باوقار و جلال و شوکت و فر
عمدہ سند لگائی جاتی تھی
تب حدیث رسول پڑھتے تھے
بہر خوشبو بخور لگاتے
کرتے ہوا استہام کیوں اتنا

ہو بے اس واسطے کہ یہ تفسیر
عورت سے دیکھو ایسا مسلما نوا
ہو جو مولد کی محفل مقبول
اسین قرآن سے کوئی آیت ہو
معجزات رسول کا ہے بیان
جو کی گھر ہم بچپا بین یا منیر
ست کہو اسکو سیئہ بدعت

ہو حدیث نبی کی شان عظیم
ست بھر حق سے امر حق مانو
اسمین کیا ہو خبر حدیث رسول
راویوں سے کوئی روایت ہو
با احادیث و آیہ قرآن
پڑھین عظمت سے ذکر غیر
ہو یہ خیر القرون کی سنت

نقل شہب جہور جو از محفل مولود

محفل سرب اس صفائی سے
لکھتے ہیں مستحب و مستحسن
جیسے تھے ابن طغربک مفتی
قاریوں کے امام شمس الدین
وہ سیوطی فقیہ خوش تقریر
وہ امام محی الدین نووی
اونکے استاد شیخ علامہ
فقہا اور محدثوں کے امام
ناصر الدین وہ شیخ علامہ

خاص اس ہدایت کدانی سے
نور حق سے ہے جگہ اول روشن
ترکمانی و مشقی حنفی
جسکی جزی ہے اور حصین
ہے جلالین جسکی ایک تفسیر
شرح مسلم کی ہے جنہوں کو
کثیت جسکی ہے ابو شامہ
شیخ ابن حجر ہے جگہ نام
عاجز انکی ثنا سے ہے خامہ

شیخ ملا علی نجفہ صفات
 قسطلانی حدیث کا حاوی
 ماحریت مسلمان
 وہ محدث فقیہ ربانی
 وہ علی شارح صفات نبی
 وہ محدث دمشق کا نامی
 وہ ابو الخیر جو سخاوی تھے
 ہاشم گوہر سخن سنجی
 وہ بخارا کے احمد مہرور
 وہ ابو ذر عمہ جو عراقی تھے
 جنکا دل نور حق سے تھا مملو
 ابو الحسن ابن فضل حقانی
 احمد ابن محمد مدنی
 صاحب مجمع البحار کو دیکھیے
 حافظ شمس دین محمد نام
 شیخ عبد اللہ فاضل انصاری
 ابن جعفر جو تھے ظہیر الدین
 وہ فقیہ کبیر با توقیر

جس نے مشکوٰۃ میں لکھی مرقات
 ہے مواہب لدنیہ جنکی
 حضرت ابو سعید بورانی
 معدن علم شیخ زر قانی
 جس نے لکھی ہے سیرت جلی
 جس نے لکھی ہے سیرت شامی
 علم دین پر وہ کیسے حاوی تھے
 یعنی سید امام برزنجی
 جنکا شرف الانام ہے مشہور
 جام حب نبی کے ساقی تھے
 جیسے بو بکر یوسف و منصور
 اور صالح جمال ہمدانی
 شیخ علامہ عرب مروزی
 او کی تفسیر پر ابدار کو دیکھیے
 ابن ناصر و مشقی قمی
 حسن اللہ فیضہ اجماری
 اور وہ فاضل نصیر الدین
 یعنی حافظ عماد ابن کشیہ

شیخ کامل جمال دین میرک
 وہ ابو طیب اہل دین بتی
 صدر دین شافعی محبت نبی
 وہ مفسر افندی اسمعیل
 زین دین نقشبند پیر ہدی
 وہ محدث فقیہ عبد الحق
 ہند کا وہ محدث آگاہ
 کہتے استاد ہین تمام اونکو
 جب گئے مکہ وہ حجتہ خصال
 تھی جو مکہ میں منعقد محفل
 تھا بیان آپ کی ولادت کا
 میں نے کثرت سے پاواں انوار
 اس سے ثابت ہے اے مبارک پیے
 الغرض ایسے ایسے صاحب دل
 نام لکھے گئے ہین اب جنکے
 لاتے اس باب میں دلائل تھے
 فقہا اور محدثین بہت
 جیسے یہ اتقیاے کامل تھے

مرد عارف مبصّر وزیرک
 لکھتے زرقانی ہین ثنا اونکی
 اور محسن رفاعی مدنی
 دیکھو روح البیان میں انکی دلیل
 تھا ہمایون بھی معتقد جنکا
 ولیہ چھایا تھا جنکی بالکل حق
 نام جنکا ہوا ولی اللہ
 مانتے سب ہین خاص عام اونکو
 لکھتے ہین اس طرح وہ اپنا حال
 میں بھی جا کر وہاں ہوا مثال
 ذکر میلاد باسعادت کا
 اوتری محفل میں رحمت غفا
 بزم مولد مقام رحمت ہے
 پہلے وقتوں کے فاضل و کامل
 اور بہت مقتدر اسوا انکے
 بزم میلاد کے وہ قائل تھے
 گذرے اسپر ہین اہل دین بہت
 جیسے یہ عالمان عامل تھے

۱۰
 پیر شاہ ہانا
 حضرت شاہ
 ولی اللہ دہلوی
 شہ ابی تکو
 فیوض الرحمن
 صحابہ کرام
 رب کنا میں
 اول بیٹ
 یہ بیان ہے

ن اعلا

ناظرین انصاف بین پر
 واضح ہو کہ راقم نے جناب مصنف صاحب سے
 اس کتاب کی اجازت حاصل کر کے عہدہ کاغذ پر خوشخط
 نقش و نگار کے ساتھ مطبع منشی علی حسین واقع کھنڈو محلہ گوجرانج
 مین میں نے اسکو چھپوایا ہے پس کوئی صاحب بدون حصول
 اجازت مصنف کے اس کتاب کو نہ چھپا بین یاں جسقدر نسخے
 اسکے مطلوب ہوں بار سال قیمت راقم سے منگوالین اور
 سوا اسکے اور کتابین بھی ہر قسم کی اس ہوکان میں
 موجود ہیں جو چاہیں طلب فرمائیں فقط

الرافعہ
 حافظ محمد

عبد التارخان
 تاجرت چوک

القول الابلي النفيس فيمن يرغب في التقليد لاجل
الذره الخسيس لجامعها افقر العباد
عبد الله بن مصطفى مراد
الحنفي المكي

٢٢٢



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العدل الحكيم الذي اودع ما ابدع من الحكم ووفق الخلق
من سبقت له العناية في القدم ووقف على الدقائق فيما زلت به
القدم احمده حمد الاستدربه اخلاق النعم واشكره شكو الاستدفع
به النقم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تشفي
من السقم وتنير الباطن وتخرج من الظلم وتنجي من اتباع سبيل من
تعدى وظلم واشهد ان سيدنا محمد اعبده ورسوله خلاصة
العرب والعجم الذي اوضح للامم بشرعه اوضح امم صلى الله عليه
وعلى اله وصحبه معدن الجود والكرم اما بعد فيقول الفتى
الى رب العباد عبده عبد الله بن مصطفى مرداد لما رايت بعض
المتها فتن على حب الدنيا الدنية قد تلاعب بمن هبه وارتحل منه الى غيره
بجرائته وذلك لطمع ما في ايدي التجار ولم يراقب عند ارتحال
من مذهبه الذي هو حق عنده وجه العزيز الغفار احببت

ان ارفع فيه سؤالا لفضله بلدا لله الحرام ولفاضل بلده نبيه
عليه الصلاة والسلام نصه ما قولكم دام النفع بكم هل يجوز
الانتقال من مذهب الى اخر للاغراض الدنيوية ام لا فاجاب عليه
فاضل مكة البهية ومفتيها ومفسرها وراويها مولانا الشيخ عباس
بن صديق الحنفي بمأنه الحمد لله وحده رب زدني علما قال في التحرير
وشرحه لو التزم شخص مذهبنا كابي حنيفة والشافعي فقبل يلزمه
وقيل لا وهو الاصح انتهى فالمنتقل من المذهب المعين الى غيره على
القول بعدم اللزوم على ما هو الاصح لا يخلوا اما ان يكون لغرض صحيح
ديني وذلك بان ترجح عنده قوة الدليل اي دليل المذهب المنتقل اليه
وانه هو الصواب فان كان فلا بأس به والا بان كان لغرض دنيوي
ففيه الوعيد الوارد في حق من يقصد بعمل الآخرة تحصيل خيرات
الدنيا كما يعلم من تبين المحارم لسان افندي الحنفي ونص ما قاله
المذكور واعلم انه لا يجوز لمسلم ان يقصد بعمل الآخرة تحصيل خيرات الدنيا
لهذا احرام بالآيات والاحاديث وكل عمل من اعمال الآخرة اذ لم يكن
على الاخلاص فهو ضايع وصاحبه خاسر واطال الكلام وذكر الآيات
والاحاديث الواردة في ذلك ومن اراد الوقوف على ما فيه فلم ير اجمعه
ان قال والحاصل اذ لم يكن في عمله مخلصا وانتراح باعث غير

باعثة القرب الى الله تعالى فهو معترض للرد وبعضهم صرح بان المشو

مطلقا غير مقبول والله اعلم كتاب جعفر بن محمد
الحنفي مفتي مكة واجاب عليه الفاضل مولانا

الشيخ محمد صالح كمال الحنفى بما صورته قال في رد المختار نقلا عن

التاترخانية ولوان رجلا بريئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محمودا

مؤجورا واما انتقال غيره من غير دليل بل لما يرغب من غرض الدنيا

وشهوتها فهو المذموم الاثم المستوجب للتأديب والتعزير لا ارتكابه

المنكر في الدين واستخفافه بدينه ومذهبه انتهى وفيه من باب القول

وعدمه من كتاب الشهادات قال في القنية من كتاب الكراهية ليس العامي

ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوي فيه الحنفى والشافعي والله اعلم راجى النطق
الحنفي محمد بن صالح
بن محمد بن كمال
الحنفي مفتي مكة

واجاب عليه الفاضل مولانا الشيخ عبد الرحمن سراج الحنفى

بما صورته الانتقال من مذهب الى مذهب اخر لا جلال الدنيا لا شرف

في كونه مذموما والله اعلم خادم الشريعة والمنهاج
عبد الرحمن بن عبد الله سراج
الحنفي مفتي مكة واجاب عليه فاضل

المدينة النبوية ومفتي ساخنها الزكية مولانا الافندي عثمان بن عبد السلام

داغستاني بما صورته لا يجوز الانتقال من هب الى اخر لا جلال الدنيا وفاق

اثم مستوجب للتأديب والتعزير لا ارتكابه المنكر في الدين واستخفاف

بدينه ومذهبه كما يعلم من تنقيح الحامدية عن جواهر الفتاوى والله اعلم

اقول وذكر مولانا نجم الدين الحفصي في تصنيفه عثمان بن عبد السلام
داغستاني الحنفى
مفتي المدينة

بعمة الفتوى وقال ذكر في الجامع الاصغر ومن لم يكن من اهل الاجتهاد
والاستنباط فانتقل من قول الى قول ومن مذهب الى مذهب لا على وجه
الاجتهاد ووضح البرهان لكن لما يرغب اليه من غرض الدنيا ولما
ينال ويصيب من شهوته فهو مذموم ثم مستوجب للتأديب والتعزير
لانا لو رخصنا له فيه لم نأمن عليه من الانتقال من قول الى قول ومن
مذهب الى مذهب مرارا كثيرة في اوقات يسيرة على حسب ما يتفق له
من الشهوات ويبدوله في الرغائب من الرغبات والواجب علينا ان نحسم
هذا الباب في الابتداء بالتشديد والتغليظ والتأديب على حسب ما يجب
حتى يعظموا الدين والشرايع ويتمسكوا بما صح من جهة علمائهم
واسنم الموفق وقال العلامة السيد الشريف ابو بكر بن عبد الله بن
ابي بكر علوي في كتاب له في التحكيم اعلم ان من التزم مذهبنا من مذهب
اهل السنة كمن مذهبنا لا ما راي حنيفة ومذهبنا لا ما راي الشافعي مثلا
يرخص لعلاء له في الانتقال متى شاء من مذهب الى مذهب وان
كان جميع على السنة لانهم لو رخصوا له في ذلك لادى الى التعطيل
والعكست الافعال ولم تنضبط الاحكام عليه في المعاملات والمناكحة
وعبادات وغيرها فان في مذهب ما ينقض مذهبنا او واجبا في مذهب
ون مذهبنا او مباحا في مذهبنا وحراما في مذهبنا وقد تحقق امانة

الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اوصيني قال عليك بتقوا الله
فانها جميع كل خير انتهى فشني والحاصل و من لم يكن من اهل
الاجتهاد والاستنباط لم يرخص العلماء له في الانتقال متى شاء
من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفي والشافعي كما علمت
بما صح عن العلماء الاعلام ومشايخ الاسلام ولا عبرة بما خالف
المنقول عند ذوى الافهام وفي هذا القدر كفاية عن

المزيد لمن امعن النظر في مسئلة التقليد والله

اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله

على سيدنا محمد وعلى اله و

صحابه وسلم

م

نحمدك اللهم على جزيل الانك ونشكرك على مزيد نعمائك ونسالك
ان تبدي الصلاة والسلام على سيدنا محمد واله واصحابه السادة الاعلاء
اما بعد فقد تم بعونه تعالى طبع هذه الرسالة الجيبة والعجالة الغريبة القول
الابلج النفيس فيمن يرغب في التقليد لاجل الذرهم الخسيس للشيخ
عبد الله مرداد الخطيب وامام مسجد الحرام مكة المكرمة زاده اسفه شرفا
في المطبعة الحسينية الواقعة في بندر البهي في خمسة وعشرين من ربيع الآخر
سنة ١٢٨٠ هـ بيد الحقير حاج احمد بن الحاج محمد كاتبه